یاسر بلال
(متعلم جامعہ سلفیہ)

زلزلے، سیلاب اور آسمانی بجلیاں ...... کیوں؟

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم (الشوریٰ:۳۰)

کیا ہم نے کبھی غور کیا ہے کہ زلزلے کیوں آتے ہیں؟ سمندر کیوں بپھرتا ہے اور اس کی دیوقامت لہریں کیسے پل بھر میں شہروں کے شہر تباہ کر دیتی ہیں؟ دریاؤں میں طغیانی اور سیلاب کیوں آتے ہیں؟ خشک سالی کیوں ہوتی ہے۔

بارانِ رحمت باران زحمت کیوں بنتی ہے؟ آسمانوں سے بجلیاں' آگ اور پتھر کیوں برستے ہیں؟ شہروں اور ملکوں پر خوف اور دہشت کا راج کیوں طاری ہے؟ کیا ہم نے کبھی غور کیا ہے کہ کچھ عرصہ پہلے ہمارے پاکستان کے مختصر سے خطے میں زلزلہ آیا جس نے چشم زدن میں لاکھوں افراد کو نگل لیا اور لاکھوں کو بے گھر کر دیا پھر ماضی قریب میں دریاؤں کی طغیانی نے پل بھر میں قصبوں اور دیہاتوں کو نیست و نابود کر دیا' جس سے بعض علاقے تو صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔

پھر اس کے بعد ہی پاکستان ہی کے ایک خطے میں آسمانی بجلی برسی' جس نے بیسیوں لوگوں کو لقمہ اجل بنا دیا اس کا سبب کیا ہے......؟ کیا ہم نے کبھی غور کیا کہ کائنات کے اس بے عیب اور بے مثل نظام کو کس نے اور کیوں تخلیق کیا۔ چاند' سورج' ستارے' کہکشائیں' درخت' پودے' پہاڑ' دریا' سمندر' کائنات کی یہ خوبصورتیاں اور رعنائیاں کس نے تخلیق کیں؟ کیا ہم نے غور کیا ہے کہ پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کس نے کیا؟ دریاؤں کو یہ قوت کس نے بخشی؟ آسمانی بجلی کو کس نے طاقت دی؟ کونسی ہستی ہے جس نے ہمیں یعنی انسان کو تخلیق کیا اور کیوں تخلیق کیا؟

ہم نے اس دنیا میں کیسے رہنا ہے؟ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا؟ ان سیدھے سادھے سوالات کے جوابات کی تلاش میں سینکڑوں' ہزاروں مفکروں' سائنسدانوں نے عمریں کھپا دیں لیکن حقیقت سے کوسوں دور رہے۔ شاید ہم بھی اس پیچیدہ گتھیوں کو سلجھاتے ہوئے زندگی کی شاہراہ پر انجانی منزلوں کی تلاش میں تڑپتے' سسکتے اور بھٹکتے رہ جاتے ہیں' لیکن ہمارے خالق کو ہم پر رحم آ گیا۔ خالق کے مقدس پیامبروں نے ہمیں بتایا کہ ہمیں زندگی خالق کی مرضی کے مطابق گزارنی چاہیے۔ اگر ایسا کریں گے تو ہمارا رب ہم پر رحمتوں کی بارش کرے گا۔ وہ ہمیں آسمانوں اور زمینوں کے خزانے عطا کرے گا۔ اگر ہم رب کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی گزاریں گے تو وہ ہمیں امن' چین اور سکون کی دولت سے مالا مال کر دے گا اور انبیاء کرام نے ہمیں بتایا کہ اگر ہم اپنے رب کے بتائے ہوئے اصولوں کو نظر انداز کریں گے تو زمین پر فتنہ برپا ہوگا اور اس طرح ظلم زیادتی

اور ناانصافی پرمبنی رویے کو اختیار کرینگے بے شرمی بے حیائی اور بے غیرتی کے کاموں کو کلچر قرار دے کر فروغ دینگے ناحق خون بہائیں گے رشوت سفارش دھوکے فراڈ اور کرپشن کے ذریعے معاملات زندگی چلائیں گے ظالموں اور عاصیوں کا ساتھ دیں گے۔ مظلوموں پر عرصہءِ حیات تنگ کر دیں گے تو رب ہم پر عرصہءِ حیات تنگ کر دے گا۔ پھر کبھی بارشیں روک لی جائیں گی تو کبھی ان کو عذاب بنا دیا جائے گا۔ سمندر کی لہریں بپھر کر لمحوں میں شہروں کو تباہ کر دیں گی۔ دریاؤں کی طغیانی پل بھر میں قصبوں اور دیہاتوں کو نیست و نابود کر دے گی۔ زلزلے آئیں گے۔ آن کی آن میں بستیاں کھنڈرات میں تبدیل ہو جائیں گی۔ شہروں کے شہر صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔ آسمانوں سے بجلیاں برسیں گی۔ ہر روز ایک نئی آفت ایک نئی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

خالق کے مقدس پیامبروں نے ہمیں بتایا کہ مصائب' مشکلات' تکالیف اور آفتوں سے نجات کیلئے اپنا احتساب کرنا چاہیے۔ ظلم وزیادتی اور گناہوں کے کاموں سے باز آنا چاہیے۔ جبکہ خالق نے خود اس کی وضاحت فرمادی ہے کہ:

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم (الشوریٰ:۳۰)

''کہ تمہیں جو بھی پریشانیاں' مصیبتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں کہ تمہارے اپنے کیے ہوئے اعمال کا سبب ہیں۔''

لیکن افسوس کہ تنبیہ اور ہوشیاری کی تمام تدبیریں ہوچکیں اور ایک سوئے ہوئے کو جگانے کے لیے جو کچھ کیا جاسکتا تھا وہ سب کچھ کیا جا چکا' ہماری آنکھیں اب تک بند ہیں۔ ہماری غفلت کا نشہ کسی طرح نہیں اترتا اور ہماری موت کی نیند کسی طرح بھی نہیں ٹوٹتی۔ دنیا میں انسان کیلئے عقل وبصیرت ہے۔ عقلاء کی دانائیاں' بادیوں کی ہدایتیں' واعظوں کے واعظ' خدا کے مقدس رسولوں کی بتلائی ہوئی تعلیمات' پھر حوادث وتغیرات ہیں۔ لیکن وہ قوم جس کی غفلت کیلئے یہ سب کچھ بے کار ہے نہ تو دنیا کے گزرے ہوئے واقعات میں اس کے لیے کوئی اثر ہے نہ حال کے حوادث وتغیرات میں اس کے لیے کوئی پیغام ہے اور نہ یہ قوم اللہ کے کلام سے ڈرتی اور کانپتی ہے اور نہ بندوں کی ہدایتوں سے عبرت پکڑتی ہے۔

ما تاتیھم من ایة من ایات ربھم الا کانوا عنھا معرضین (الانعام:۴)

''اللہ کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی بھی ایسی نہ آئی جس کو دیکھ کر انہوں نے عبرت پکڑی ہو اور غفلت وسرکشی سے باز آگئے ہوں۔''

اگر گزرے ہوئے واقعات وحوادث میں بھی تمہارے لیے کوئی آواز نہیں تو پھر خود ہماری آنکھوں کے سامنے گزرے ہوئے حوادث وتغیرات ہیں اور ان کی زبان سب سے زیادہ چیخنے والی اور سب سے زیادہ دلوں کے اندر گھر کر جانے والی ہے۔

﴿**اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرة او مرتین ثم لا یتوبون ولا ھم یذکرون**﴾ (التوبة:۱۲۶)

''آیا نہیں دیکھتے کہ کوئی برس ایسا نہ گزرتا کہ وہ ایک بار یا دو بار فتنوں میں نہ ڈالے جاتے ہوں' پھر بھی اُن کی غفلت کا یہ حال ہے کہ نہ تو وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی مصیبتوں سے نصیحت پکڑتے ہیں۔''

پھر اگر ہم اس لیے نہیں اٹھتے تھے کہ جب تک زلزلے نہ آئیں گے نہیں اٹھیں گے اور جب تک آتش فشاں نہیں پھٹیں گے آنکھ نہیں کھولیں گے اور جب تک پہاڑوں کی چوٹیوں اور سمندروں کی موجوں کے اندر سے چیخ نہ اٹھے گی' کانوں کو نہیں

کھولیں گے اور جب تک آسمانی بجلی نہ گرے گی ہم سنبھل نہ سکیں گے۔ تو یہ کیا ہے کہ زلزلے بھی گزر چکے اور ہم نے کروٹ نہ لی؟ آتش فشانیوں کی ہولناکیوں سے زمین چیخ اٹھی' اس پر بھی ہم خبردار نہ ہوئے۔ اور اب کس بات کے منتظر ہیں اور کیا چاہتے ہیں کہ آسمان پھٹ جائے اور آفتاب کے پرزے پرزے ہو جائیں۔

قرآن مجید میں ایک قاعدہ کلیہ یہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے کہ کسی قوم کو خواہ مخواہ برباد کر دے جبکہ وہ نیکوکار رہوں۔

﴿وما كان ربك ليهلك القرى بظلم واهلها مصلحون﴾ (ہود:۱۱۷)

''اور تیرا رب ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو ظلم سے تباہ کر دے حالانکہ اس کے باشندے نیک عمل کرنے والے ہوں۔''

ہلاک و برباد برباد کا مطلب صرف یہی نہیں کہ بستیوں کے طبقے الٹ دیئے جائیں اور آبادیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے بلکہ اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ قوموں کا شیرازہ بکھیر دیا جائے' ان کی اجتماعی قوت توڑ دی جائے' ان کو محکوم و مغلوب اور ذلیل و خوار کر دیا جائے۔ قاعدہ مذکورہ کی بناء پر بربادی اور ہلاکت کی جملہ اقسام میں سے کوئی قسم بھی کسی قوم پر نازل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ خیر و اصلاح کے راستے کو چھوڑ کر شر و فساد او ر سرکشی و نافرمانی کے طریقوں پر چلنے لگے اور اس طرح خود اپنے اوپر ظلم نہ کرے' اللہ تعالیٰ نے اس قاعدے کو ملحوظ رکھ کر جہاں کہیں کسی قوم کو مبتلائے عذاب کرنے کا ذکر فرمایا ہے' وہاں اس کا جرم بھی ساتھ ساتھ بیان کر دیا ہے۔ تاکہ لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ وہ ان کی اپنی ہی شامت اعمال ہے جو ان کی دنیا اور آخرت دونوں کو خراب کرتی ہے۔

﴿فكلا اخذنا بذنبه وما كان الله ليظلمهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون﴾ (العنکبوت:۴۰)

''ہر ایک کو ہم نے اس کے قصور ہی پر پکڑا۔ اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں تھا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے۔''

فطرت فرد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

دوسری بات جو اس قاعدے سے نکلتی ہے یہ کہ ہلاکت و بربادی کا سبب انفرادی شر و فساد نہیں ہے بلکہ اجتماعی اور قومی شر و فساد ہے۔ یعنی اعتقاد اور عمل کی خرابیاں۔ اس کی بکثرت مثالیں ملتی ہیں۔ قوم نوح کو اس وقت برباد کیا گیا جب اعتقاد و عمل کی خرابیاں ان کے اندر جڑ پکڑ گئیں اور زمین میں پھیلنے لگیں۔

قوم عاد کو اس وقت تباہ کیا گیا جب شر اور فساد نے ان کے دلوں میں یہاں تک گھر کر لیا کہ شریر اور مفسد اور ظالم ان کی قوم کے لیڈر بن گئے۔

قوم لوط کو اس وقت ہلاک کیا گیا جب ان کا اخلاقی شعور اتنا گند ہو گیا اور ان میں بے حیائی یہاں تک بڑھ گئی کہ علانیہ مجلسوں اور بازاروں میں فواحش کا ارتکاب کیا جانے لگا اور فواحش ہونے کا احساس ہی باقی نہ رہا۔

اہل مدین پر اس وقت عذاب نازل ہوا جب پوری قوم خائن' بدمعاملہ اور بے ایمان ہو گئی۔ کم تولنا اور زیادہ لینا کوئی عیب نہ رہا۔ بنی اسرائیل کو ذلت و مسکنت اور غضب و لعنت الٰہی میں مبتلا کرنے کا فیصلہ اس وقت صادر ہوا جب انہوں نے بدی' ظلم اور حرام خوری کی طرف لپکنا شروع کیا' ان کی قوم کے پیشوا مصلحت پرستی کے مرض میں مبتلا ہو گئے' ان میں گناہوں کے ساتھ

رواداری پیدا ہوگئی۔

لیکن افسوس ہم نے تمام خوبیاں گنوادیں اور دنیا کی مغضوب قوموں کی تمام برائیاں سیکھ لیں۔ہم اپنوں کے آگے سرکش ہوگئے اور غیروں کے سامنے ذلت سے جھکنے لگے۔ہم نے اپنے پروردگار کے آگے دستِ سوال نہیں بڑھایا' لیکن بندوں کے دسترخوان کے گرے ہوئے ٹکڑے چننے لگے۔ہم نے شہنشاہ ارض وسما کی خداوندی سے نافرمانی کی' مگرزمین کے چند جزیروں کے مالکوں کواپنا خداوند سمجھ لیا۔ہم پورے دن میں ایک بار بھی خدا کا نام ہیبت اور خوف سے نہیں لیتے۔پر سینکڑوں مرتبہ اپنے بدکردار حاکموں کے تصور سے لرزتے اور کانپتے رہتے ہیں۔

﴿یایھا الانسان ما غرک بربک الکریم﴾ (الانفطار:٦)

''اے سرکش انسان کس چیز نے تجھے اپنے مہربان اور محبت کرنے والے پروردگار کے بارے میں دھوکے میں مبتلا رکھا؟''

اس پروردگار نے ہمیں آنکھیں دیکھنے کیلئے دیں' کان سننے کیلئے اور دل پہلو میں رکھا تا کہ تڑپے اور بیقرار ہو۔لیکن ہم نے ان کو بے کار سمجھ لیا ہے' جس کو آنکھ دیکھتی ہے اور سب آوازیں بے اثر ہوگئیں جو کانوں سے سنائی دیتی ہیں اور تمام فکریں اور عبرتیں ڈوب گئی ہیں جن سے دل تڑپے اور روحیں بے قرار ہوں۔لیکن افسوس کہ ہم غافل ہو گئے۔ہم پر موت کا پنجہ چل گیا۔ہم گمراہی کے قبضے میں آ گئے۔ ہمارے احساس فنا ہوگئے اور ہمارے دل کی دانائی مٹ گئی۔ابھی بھی وقت ہے سب کچھ سنبھل سکتا ہے' اگر اس کی نعمتوں کی قدر دانائی کی جائے۔اس نے آنکھیں اس لیے دی تھیں تا کہ ہم اس کو دیکھیں اور دل اس لیے دیا تھا تا کہ صرف اسی کو پیار کریں اور آنسو اس لیے دیے تا کہ صرف اور صرف اسی کی یاد میں بہائیں اور پیشانی اس لیے بلند کی تا کہ اس کے آگے جھکائیں۔

پس میرے بھائیو سفر سے پہلے زادِ سفر کرلو اور طوفان سے پہلے کشتی بنالو کیونکہ سفر نزدیک ہے اور طوفان کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں۔جن کے پاس زادِ راہ نہ ہوگا وہ بھوکے مریں گے اور جن کے پاس کشتی نہ ہوگی وہ سیلاب میں غرق ہوجائیں گے۔

پکارنے والا پکار رہا ہے کہ اب بھی خدائے قدوس کی سرکشی و نافرمانی سے باز آ جاؤ اور بادشاہ ارض وسما کو اپنے سے روٹھا ہوا نہ چھوڑو۔جس کے روٹھنے کے بعد زمین و آسمان کی کوئی ہستی بھی تم سے راضی نہیں ہوسکتی' اس سے بغاوت نہ کرو بلکہ دنیا کی تمام طاقتوں سے باغی ہوکر صرف اسی کے وفادار ہوجاؤ۔

اگر آسمانی آفات اور سمندری طوفانوں' زلزلوں اور سیلابوں سے بچنا ہے تو ہمیں ظلم وزیادتی' بے شرمی' بے حیائی اور بے غیرتی کے کاموں کو فروغ دینے کی بجائے ان سے باز آنا چاہیے' جبکہ سچائی' عدل وانصاف کے رویوں کو فروغ دینا چاہیے۔

آیئے مل کر رب کائنات کے حضور سربسجود ہوکر اپنے گناہوں کا اعتراف کریں اور دعا مانگیں۔

''اے رب العالمین! ہم تیرے عاصی اور گناہگار بندے اپنے گناہوں پر شرمندہ ہیں۔ہم پر رحم فرما۔ہماری لغزشوں اور خطاؤں کو معاف فرما۔ہمیں نیک بننے اور نیکی پھیلانے اور برائیوں کا راستہ روکنے کی توفیق عطا فرما۔اے مالک ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تیری زمین پر تیرا نظام قائم کریں گے' دنیا بھر کے مظلوم اور ستم رسیدہ لوگوں کی مدد کریں گے۔بے شرمی اور بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی نہ بھٹکیں گے۔اے مالک! ہم پر رحم فرما' ماضی کے خطا کاروں کی طرح ہمیں نیست و نابود ہونے سے بچا۔اے اللہ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا' اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔ (آمین)